



## سوال

(549) ٹیکس کے جواز کے بارے میں !

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض خدمت ہے کہ جب سے طاغوت کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے بصیرت سے نوازا ہے اپنے کام کے بارے میں دل مطمئن نہیں ہوتا۔

ہمارے کام (کاروبار) وثیقہ نویسی اور اسٹام فروشی کی تفصیل یہ ہے کہ وثیقہ نویسی سے مراد تو ان دو فریقین کے درمیان جو معاملہ خرید و فروخت، شراکت، کرایہ داری یا ٹھیکہ داری میں طے پایا اس کو عدل کے ساتھ تحریر کر دینا ہے۔ مگر دوسری طرف اسٹام فروشی کا معاملہ ہے جس میں حکومت (ضلع کے ڈپٹی کمشنر) کی طرف سے ہمیں ایک لائسنس جاری ہوتا ہے جس کے تحت ہم ان کے لائسنس دار اسٹام فروش بن جاتے ہیں۔ اور گورنمنٹ ہمیں اپنا ملازم سمجھتی ہے۔ ہمارا کام یہ ہے کہ اس لائسنس اسٹام فروشی کے تحت ہم سٹمپ پیپر خریدتے ہیں۔ جس پر ہمیں ۳ فیصد کے حساب سے کمیشن ملتا ہے۔ یہ سٹمپ پیپر زیادہ تر جائیداد کی خرید و فروخت کے کام آتے ہیں۔ یعنی مذکورہ سٹمپ پیپر جائیداد اور زمینوں کی خرید و فروخت پر موجودہ (طاغوت) حکومت کا ٹیکس ہے۔ جس کو جمع کروا کے ہم اس طاغوتی حکومت کے اس ٹیکس کی وصولیابی کے لیے تعاون کر رہے ہیں۔ نیز ہمارے کاروبار کی ایک اور شکل یہ ہے کہ کوئی شخص جب کوئی جائیداد خریدتا ہے تو اس وقت تک اس جائیداد کی رجسٹری نہیں ہوتی (یعنی خریدار اس جائیداد کا مالک نہیں بنتا) جب تک حکومت کو مقرر کردہ ٹیکس ادا نہیں کر دیتا۔ ہمارا کاروبار جائیداد کے خریدار سے حکومت کا مقرر کردہ ٹیکس معہ سروس (مزدوری) لے کر گورنمنٹ سے رجسٹری (SALEDEED) لے کر گورنمنٹ کے مروجہ طریقے کے مطابق دستاویزات کی تکمیل کروا دیتے ہیں۔

ایک مسئلہ یہ ہے کہ اس طرح ٹیکس لینے کا جواز اسلام میں موجود ہے۔ یا ہمارے لیے اس کو بطور کاروبار اختیار کرنا جائز ہے۔ مہربانی کر کے قرآن کریم، نبی ﷺ کی سنت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع کی روشنی میں ہماری رہنمائی فرمائیں تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ دین کے مطابق اپنے کاروبار اور عام زندگی سنوار سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام میں پورا پورا داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حکومت مسلمان ہونے اور اسلام کی پابندی رعیت کو اسلام کی پابندی بنانے والی ہوا غوث نہ ہو حکومت و رعیت باہمی رضامندی سے کوئی ٹیکس طے کر لیں جس کے لگانے وصول کرنے اور مصارف پر صرف کرنے میں کوئی چیز خلاف شرع نہ ہو تو ایسے ٹیکس میں شرعاً کوئی مضائقہ نہیں اور نہ ہی اس کی وصولی پر موظف بننے میں کوئی حرج ہے بشرطیکہ اپنی ذمہ داری عدل انصاف کے ساتھ ادا کرے اور رشوت وغیرہ ناجائز امور سے اجتناب کرے۔



یاد رہے زکاۃ اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے۔ یہ سب سے زیادہ اہم ہے۔ لیکن بعض لوگ اس سلسلہ میں غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

ہذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## احکام و مسائل

### خرید و فروخت کے مسائل ج 1 ص 385